سورة الاعراف

آیات ۱۹۵ - ۲۰۶

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَاۤ ۫ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَاۤ ۫ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَاۤ ۫ اَمْ
لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾
اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۫ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَ
تَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ
الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ ۚ وَاِخْوَانُهُمْ
يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ
اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰۤى اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ
اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ
تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾
السجدة
اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ ﴿۲۰۶﴾ ع

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ - کیا ان کے لیے پاؤں ہیں

اَرْجُل - رِجْلُ کی جمع (پاؤں)

رَجِلَ پاؤں پر یا پیدل چلنا

رَجُلٌ (مرد)، جمع رِجَال

يَّمْشُوْنَ بِهَآ - وہ چلتے ہیں جن سے

مَشَىَ يَمْشِي ، مَشْيًا - چلنا

اردو : مویشی، تماشہ

اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ - یا ان کے لیے ہاتھ ہیں

اَيْدٍ - يَدْ کی جمع (ہاتھ)

يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ - وہ پکڑتے ہیں جن سے

بَطَشَ يَبْطُشُ ، بَطْشًا - پکڑنا

اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ - یا ان کے لیے آنکھیں ہیں

اَعْيُن - عَيْن کی جمع (آنکھیں)

يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ - وہ دیکھتے ہیں جن سے

أَبْصَرَ يُبْصِرُ ، إِبْصَارًا - دیکھنا (IV)

اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ - یا ان کے لیے کان ہیں

أذَان - اُذن کی جمع (کان)

يَّسْمَعُوْنَ بِهَا - وہ سنتے ہیں جن سے

سَمِعَ يَسْمَعُ ، سَمْعًا - سننا

قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿١٩٥﴾

قُلِ ادْعُوْا - آپ کہہ دیجیے تم پکارو

شُرَكَآءَكُمْ - اپنے شریکوں کو

ثُمَّ كِيْدُوْنِ - پھر تدبیر کرو میرے خلاف

فَلَا تُنْظِرُوْنِ - پھر تم لوگ مہلت نہ دو مجھ کو

دَعَا يَدْعُوْ ، دُعاءً و دَعْوَةً - بلانا، پکارنا

كَادَ يَكِيْدُ ، كَيْدًا - چال چلنا، تدبیر کرنا

كِيْدُوْنِ - اصل میں كِيْدُوْنِي ہے

(ن ظ ر)

أَنْظَرَ يُنْظِرُ ، إِنْظَارًا - مہلت دینا، ڈھیل دینا

(IV)

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ
لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

کیا یہ پاؤں رکھتے ہیں کہ ان سے چلیں ؟ کیا یہ ہاتھ رکھتے ہیں کہ ان سے پکڑیں ؟ کیا یہ آنکھیں رکھتے ہیں کہ ان سے دیکھیں ؟ کیا یہ کان رکھتے ہیں کہ ان سے سنیں ؟ اے محمد (ﷺ)، ان سے کہہ دو کہ " بلا لو اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو پھر تم سب مل کر میرے خلاف تدبیریں کرو۔ اور مجھے ہر گز مہلت نہ دو

Have they feet on which they can walk? Have they hands with which they can grasp? Have they eyes with which they can see? Have they ears with which they can hear? Say [O Muhammad]: 'Invoke all those to whom you ascribe a share in Allah's divinity, then scheme against me and grant me no respite.

محمد اقبال

اَلَھُمۡ اَرۡجُلٌ یَّمۡشُوۡنَ بِھَاۤ ۫ اَمۡ لَھُمۡ اَیۡدٍ یَّبۡطِشُوۡنَ بِھَاۤ ۫ اَمۡ لَھُمۡ اَعۡیُنٌ یُّبۡصِرُوۡنَ بِھَاۤ ۫ اَمۡ لَھُمۡ اٰذَانٌ یَّسۡمَعُوۡنَ بِھَا ؕ قُلِ ادۡعُوۡا شُرَکَآءَکُمۡ ثُمَّ کِیۡدُوۡنِ فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۱۹۵﴾

مشرکین کی گوشمالی

- مشرکانہ مذاہب اور عقائد کے اجزائے ترکیبی میں تین چیزیں پائی جاتی ہیں (۱) وہ اصنام، تصاویر یا علامات (Objects of worship) جن کی پرستش کی جاتی ہے، (۲) وہ اشخاص یا ارواح جو دراصل معبود قرار دیے جاتے ہیں اور جن کی نمائندگی اصنام اور تصاویر وغیرہ کی شکل میں کی جاتی ہے، (۳) وہ اعتقادات جو ان مشرکانہ عبادات واعمال کی تہ میں کارفرما ہوتے ہیں۔
- قرآن مجید میں مختلف اسالیب میں ان تینوں پر ضرب لگائی گئی ہے ۔اس آیتِ کریمہ میں تنقید کے نشتر کارخ پہلی چیز کی طرف ہے یعنی وہ بت محلِ اعراض ہیں جن کے سامنے مشرکین اپنے مراسم عبادت ادا کرتے اور اپنی عرضیاں اور نیازیں پیش کرتے تھے۔
- اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ ان مشرکین سے دریافت کریں کہ تمہارے زعم کے مطابق تو مجھے ان بتوں سے دشمنی ہے اور میں ان کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہو رہا ہوں۔ اور عنقریب یہ بت (معبود) مجھے عتاب کا نشانہ بنا لیں گے۔اگر ایسا ہے تو پکارو اِن بے جان اور بے حرکت دیوی دیوتاؤں کو اور جو تدبیر کر سکتے ہو کر گزرو، ذرا بھی رعایت نہ برتو اور ایک دن کے لیے بھی مجھے مہلت نہ دو
- نہ منہ سے بولنے والے، نہ آنکھوں سے دیکھنے والے، نہ کانوں سے سننے والے، نہ پاؤں سے چلنے والے، عاجز اور ناتوان معبودان تو اپنے چہرے سے مکھی بھی نہیں ہٹا سکتے اور اپنے سامنے رکھے ہوئے دودھ اور حلوے کی بھی کتوں اور بلیوں سے حفاظت تک نہیں کر سکتے تو یہ بھلا تمہاری کیا مدد کر سکیں گے جو تم نے ان کو اپنا ملجا و ماوی اور ولی و کارساز بنایا ہے؟

اِنَّ وَلِیِّ َ اللّٰہُ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡکِتٰبَ ۫ۖ وَ ہُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۹۶﴾ وَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ نَصۡرَکُمۡ وَ لَاۤ اَنۡفُسَہُمۡ یَنۡصُرُوۡنَ ﴿۱۹۷﴾

اِنَّ وَلِیِّ َ اللّٰہُ - بیشک اللہ میرا مددگار ہے

الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡکِتٰبَ - جس نے اتارا کتاب کو

وَ ہُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ - اور وہ مدد کرتا ہے نیک لوگوں کی

تَوَلَّی یَتَوَلَّی ، تَوَلِّیًا - مدد کرنا (V)

وَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ - اور وہ لوگ جن کو تم پکارتے ہو

مِنۡ دُوۡنِہٖ - اس کے علاوہ

لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ - وہ استطاعت نہیں رکھتے

اِسْتِطَاعَ یَسْتَطِیْعُ ، اِسْتِطَاعَةً - مدد کرنا (X)

نَصۡرَکُمۡ - تمہاری مدد کی

وَ لَاۤ اَنۡفُسَہُمۡ - اور نہ ہی اپنے آپ کی

یَنۡصُرُوۡنَ - وہ مدد کر سکتے ہیں

وَ اِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَسۡمَعُوۡا ؕ وَ تَرٰٮهُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَيۡكَ وَ هُمۡ لَا يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۹۸﴾

وَ اِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ - اور اگر تم پکارو ان کو

تَدۡعُوۡ - اصل میں تَدۡعُوۡنَ تھا، اِنْ شرطیہ کی وجہ سے نون گر گیا

اِلَى الۡهُدٰى - ہدایت کی طرف

لَا يَسۡمَعُوۡا - تو وہ نہیں سنتے

وَ تَرٰٮهُمۡ - اور آپ دیکھتے ہیں ان کو

يَنۡظُرُوۡنَ اِلَيۡكَ - (کہ) وہ دیکھ رہے ہیں آپ کو

وَ هُمۡ لَا يُبۡصِرُوۡنَ - حالانکہ نہیں دیکھتے ہیں وہ

رَأَى يَرَى ، رُؤيَةً -	دیکھنا	
نَظَرَ يَنْظُرُ ، نَظَرًا -	دیکھنا	
أَبْصَرَ يُبْصِرُ ، إبْصَارًا -	دیکھنا	(IV)

رَأَى - دیکھنا، ادراک کرنا، خیال کرنا خواہ یہ غور و فکر سے ہو، آنکھوں سے ، عقل و بصیرت یا وہم و خیال کے لحاظ سے

نَظَرَ - دیکھنا، نظر ڈالنا، دیکھنے کے لیے ، چاہے وہ چیز نظر آئے یا نہ آئے (بالعموم آنکھوں کے دیکھنے کے لیے)

بَصَرَ - دیکھنا، دیدۂ دل سے دیکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، آنکھوں سے دیکھنے کے لیے اس کا استعمال بہت کم

اِنَّ وَلِیّٖ َ اللّٰهُ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡكِتٰبَ ۚۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ
نَصۡرَكُمۡ وَلَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ يَنۡصُرُوۡنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَسۡمَعُوۡا ؕ وَتَرٰٮهُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَيۡكَ وَهُمۡ
لَا يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۹۸﴾

میرا حامی و ناصر وہ خدا ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہ نیک آدمیوں کی حمایت کرتا ہے، بخلاف اس کے تم جنہیں خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد ہی کرنے کے قابل ہیں، بلکہ اگر تم انھیں سیدھی راہ پر آنے کے لیے کہو تو وہ تمہاری بات سن بھی نہیں سکتے۔ بظاہر تم کو ایسا نظر آتا ہے کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں مگر فی الواقع وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے۔ "

My guardian is Allah Who has revealed the Book, and it is He Who protects the righteous.

And those whom you invoke other than Allah, they can neither help themselves nor you. And if you were to call them to true guidance, they will not hear; and you observe them looking at you whereas they have no power to see.

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٩٨﴾

اللہ کے سوا جن کو بھی پوجا و پکارا جاتا ہے وہ کوئی مدد نہیں کر سکتے

- یہ مضمون آیت ۱۹۲ میں بھی آ چکا اور یہاں قدرے مختلف اسلوب سے وہی بات دہرائی گئی ہے
- یہ لکڑی اور پتھر کے بت نہ سن سکتے ہیں، نہ دیکھ سکتے ہیں، نہ سمجھ سکتے ہیں اور نہ اس پر قادر ہیں کہ کسی کی کوئی مدد کر سکیں بلکہ وہ تو اس قابل بھی نہیں کہ خود اپنی ہی کوئی مدد کر سکیں
- اگر تم ان کو ہدایت کی طرف پکارو تو وہ تمہاری پکار تک نہیں سن سکتے۔ تو پھر ایسوں کو پوجنا پکارنا کتنی بڑی حماقت اور کس قدر ظلم ہے؟
- قرآنِ مجید نے مشرکین کے معبودوں (بتوں) کا حاجات پوری کرنے، کلام سننے اور اشیاء کو دیکھنے سے ناتوانی اور عاجزی کو غیر خدا کی پرستش کے ناروا ہونے اور شرک کے بطلان کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے
- عقلِ سلیم اور فطرت کے تمام تقاضوں پر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس ہی عبادت کی اہلیت اور پرستش کے معیار پر پوری اترتی ہے
- اس طرح اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بھی بغیر اسباب و وسائل کے اور مرنے کے بعد کچھ نہیں کر سکتے، اس لیے کہ اسباب اور اسباب سے بالاتر ہو کر کسی کی مدد کرنا اللہ وحدہ لاشریک ہی کی شان اور اسی کا اختصاص ہے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٠٠﴾

خُذِ الْعَفْوَ - آپ پکڑیں درگزر کو

عَفَا يَعْفُو ، عَفْوًا - معاف کرنا، کثرت سے ہونا، زیادہ ہونا

وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ - اور حکم دیں نیکی کا

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ - اور کنارہ کشی کریں جاہلوں سے

اِعْرَاض - کنارہ کشی، اعراض

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ - اور اگر اکسائے تمہیں

(ن ز غ)

نَزَغَ يَنْزَغُ ، نَزْغًا - کسی کو برائی پر اکسانا، کچوکا لگانا، کسی گناہ پر آمادہ کرنا

نَزَغَ اور نَزَعَ ملتے جلتے لفظ - (نَزَعَ بمعنی کھینچنا)

مِنَ الشَّيْطٰنِ - شیطان سے

نَزْغٌ - کوئی اکساہٹ

نَزْغ - اکساہٹ

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ - تو پناہ مانگیں اللہ سے

اِسْتَعَاذَ يَسْتَعِيْذُ ، اِسْتَعَاذَةً - پناہ مانگنا (x)

استعاذہ: اللہ کی پناہ مانگنے کا کلمہ، اعوذ باللہ کہنا

اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ - یقیناً وہ سننے والا ہے جاننے والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۤىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَىِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا - یقیناً جو لوگ تقویٰ کرتے ہیں

مَسَّ - چھونا | طَائِف - چکر لگانے والا

اِذَا مَسَّهُمْ طٰۤىِٕفٌ - جب کبھی چھوتا ہے ان کو کوئی وسوسہ

طَائِف گھروں کے گرد حفاظت کے لیے چکر لگانے والا

مِّنَ الشَّيْطٰنِ - شیطان سے

اسی سے استعارۃً یہ جن، وسوسہ، حادثہ کے معنی میں

تَذَكَّرُوْا - تو وہ خود کو یاد کراتے ہیں (متنبّہ ہو جاتے ہیں)

تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ ، تَذَكُّرًا نصیحت قبول کرنا، چونک جانا (V)

فَاِذَا هُمْ - پھر جب اچانک ہی وہ بصیرت والے ہو جاتے ہیں

مُّبْصِرُوْنَ - وہ بصیرت والے ہو جاتے ہیں

مُبْصِر دیدۂ دل سے دیکھنے والا

أبْصَرَ يُبْصِرُ، إبْصَارًا - دیدۂ دل سے دیکھنا (IV)

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ - اور ان کے بھائی کھینچتے ہیں ان کو

مَدَّ يَمُدُّ ، مَدًّا - کھینچنا

فِى الْغَىِّ - گمراہی میں

الْغَیّ - گمراہی، ضلالت

ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ - پھر وہ لوگ کمی نہیں کرتے

أقْصَرَ يُقْصِرُ ، إقْصَارًا - کمی کرنا، کوتاہی کرنا (IV)

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ إِنَّهٗ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٠٠﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَإِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿٢٠١﴾ۚ وَإِخْوَانُهُمْ
يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾

اے نبی، نرمی و در گزر کا طریقہ اختیار کرو، معروف کی تلقین کیے جاؤ، اور جاہلوں سے نہ الجھو۔ اگر کبھی شیطان تمہیں اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگو، وہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے، حقیقت میں جو لوگ متقی ہیں ان کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ کبھی شیطان کے اثر سے کوئی برا خیال انھیں چھو بھی جاتا ہے تو وہ فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں اور پھر انھیں صاف نظر آنے لگتا ہے کہ ان کے لیے صحیح طریقہ کار کیا ہو۔

[O Prophet!] Show forgiveness, enjoin equity, and avoid the ignorant.

And if it happens that a prompting from Satan should stir you up, seek refuge with Allah. He is All-Hearing, All-Knowing.

If the God-fearing are instigated by any suggestion of Satan, they instantly become alert, where after they clearly perceive the right way.

As for their brethren [the Satans], they draw them deeper into error and do not relax in their efforts.

محمد اقبال

وَ اِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّہُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَکَّرُوۡا فَاِذَا ہُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۰۱﴾ۚ

شیطان کی اکساہٹ سے حفاظت کا طریقہ

- یہاں سورت کے آخری رکوع میں آپ ﷺ کو اور آپؐ کے واسطے سے مسلمانوں کو اس کٹھن فریضہ کو انجام دینے کی نزاکتیں سکھائی جارہی ہیں اور ہدایات دی جارہی ہیں جس کے لیے آپ ﷺ مبعوث کیے گئے تھے۔
- نزغ سے مراد (شیطان کی) وسوسہ اندازی ہے یعنی جب آپ کے دل میں ان لوگوں کی کجروی اور مخالفت کی وجہ سے شیطان غم وغصہ کی آگ بھڑکانا چاہیے، تو آپ اللہ کی پناہ میں آجائیں یا بربنائے طبع بشری کبھی جذبات میں اشتعال اور غصہ آہی جائے تو فوراً بھانپ لیں کہ یہ شیطان کی جانب سے ایک چوک ہے، چنانچہ فوراً اللہ کی پناہ مانگیں
- یہ خطاب بظاہر تو نبی اکرم ﷺ سے ہے لیکن دراصل خطاب امت سے ہے، امت کو شیطان کے مقابلے میں اللہ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی جارہی ہے، اس لیے کہ آپ ﷺ تو شیطان کی دسترس سے باہر ہیں
- حدیث مبارکہ میں ہے جب آدمی کو برے خیالات آنے لگے تو اسے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا چاہیے۔
- اس طرح قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے بھی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے کا حکم دیا گیا کہ شیطان کبھی نہیں چاہے گا کہ لوگ قرآنِ مجید کو پڑھیں اور اگر پڑھیں تو سمجھیں اور اس پر عمل کریں

☜ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پناہ لینا شیطان کے وساوس اور دسترس کو بے اثر کردیتا ہے۔

وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِهِمۡ بِاٰيَةٍ قَالُوۡا لَوۡلَا اجۡتَبَيۡتَهَا ‌ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوۡحٰٓى اِلَىَّ مِنۡ رَّبِّىۡ‌ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝٢٠٣

وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِهِمۡ - اور جب آپ نہیں لاتے ان کے پاس

بِاٰيَةٍ - کوئی آیت

قَالُوۡا لَوۡلَا - تو وہ کہتے ہیں کیوں نہیں

(ج ب ي)

اجۡتَبَيۡتَهَا - تصنیف کیا آپ نے اس کو

اِجْتَبَى يَجْتَبِي ، اِجْتَبَاءً - گھڑ لینا، چن لینا (VIII)

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ - آپ کہہ دیجیے میں تو بس پیروی کرتا ہوں

مَا يُوۡحٰٓى - اس کی جو وحی کیا گیا

اِلَىَّ مِنۡ رَّبِّىۡ - میری طرف میرے رب سے

هٰذَا بَصَآئِرُ - یہ دلیلیں ہیں

بَصَائر - دلائل، شواہد، دانائیاں

مِنۡ رَّبِّكُمۡ - تمہارے رب کی طرف سے

هٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّ رَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۲۰۴﴾

وَهُدًى وَّ رَحۡمَةٌ - اور ہدایت ہے اور رحمت ہے

لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ - ایسے لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں

وَاِذَا - اور جب

قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ - پڑھا جائے قرآن

قَرَأَ يَقْرَأُ ، قِرَاءَةً و قُرْآنًا - پڑھنا

فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ - تو تم لوگ کان لگا کر سنو

سَمِعَ يَسْمَعُ ، سَمْعًا - سننا

اِستَمَعَ يَسْتَمِعُ ، اِسْتَمَاعًا - کان لگا کر (توجہ سے) سننا (VIII)

کوئی بات یا آواز سننے میں کوشش سے کام لینا

وَاَنۡصِتُوۡا - اور چپ چاپ سنو

نَصَتَ يَنْصِتُ ، نَصْتًا - چپ/ خاموش رہنا

أَنْصَتَ يُنْصِتُ ، إِنْصَاتًا - خاموشی سے سننا (VI)

لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ - شاید تم پر رحم کیا جائے

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ
وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠٣﴾ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٢٠٤﴾

اے نبی، جب تم ان لوگوں کے سامنے کوئی نشانی (یعنی معجزہ) پیش نہیں کرتے تو یہ کہتے ہیں کہ تم نے اپنے لیے کوئی نشانی کیوں نہ انتخاب کرلی؟ ان سے کہو "میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب نے میری طرف بھیجی ہے۔ یہ بصیرت کی روشنیاں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو اسے قبول کریں۔ جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر بھی رحمت ہو جائے

[O Prophet!] When you do not produce before them any miracle, they say: 'Why do you not choose for yourself a miracle? Say to them: 'I follow only what is revealed to me by my Lord. This is nothing but a means of insight into the truth, and guidance and mercy from your Lord to the people who believe.
So when the Qur'an is recited, listen carefully to it, and keep silent so that you may, be shown mercy.

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

قرآن سے مستفید ہونے کا طریقہ

- اس سورۃ (اعراف) کا آغاز عظمت قرآن کے بیان سے ہوا اور آخری آیات میں بھی قرآن کی بات ہو رہی ہے
- اس آیتِ کریمہ میں قرآن کی ہدایت و بصیرت سے مستفید ہونے کا طریقہ بتایا جا رہا ہے کہ جب قرآن سنایا جائے تو اس کو توجہ سے سنو اور خاموشی سے اس پر کان لگاؤ۔ اگر ایسا کرو گے تو رحمت الٰہی تمہاری طرف متوجہ ہو گی اور اس پر ایمان لانے کے لیے تمہارے دل کھلیں گے
- یہاں اگرچہ خطاب مشرکین مکہ سے ہے لیکن خطاب کے الفاظ عام ہیں اس لیے اس ہدایت کا تعلق تمام سننے والوں سے ہے۔
- قرآن کو غور سے سننے (جو سمجھنے کا پہلا قرینہ ہے) سے تمہیں معلوم ہو گا کہ قرآن تم سے کیا کہتا ہے۔ اور یہ اس کے آداب میں سے بھی ہے (اور یہ یاد رہنا چاہیے کہ یہ آداب اس کتاب کے بھیجنے والے کے احکام ہیں)
- قرآن کی تلاوت کے وقت اسے غور سے سننے اور خاموشی و سکوت اختیار کرنے کا واجب ہونا
- قرآن کو توجہ اور خاموشی سے سننے سے اللہ کی ہدایت اور اس کی رحمت تک پہنچنے کی آمادگی پیدا ہوتی ہے
- اس آیتِ کریمہ سے ضمنی طور پر فقہی مسائل بھی منضبط کیے گئے ہیں کہ جب نماز میں امام قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہا ہو تو مقتدیوں کو کچھ پڑھنا چاہیے یا خاموش رہنا چاہیے (اس کی مزید تفصیل آگے اضافی مواد کے حصے میں)

وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ فِىۡ نَفۡسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيۡفَةً وَّ دُوۡنَ الۡجَـهۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِيۡنَ ﴿۲۰۵﴾

وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ - اور آپ یاد رکھیں اپنے رب کو

فِىۡ نَفۡسِكَ - اپنے جی میں

تَضَرَّعَ يَتَضَرَّعُ ، تَضَرُّعًا - عاجزی کرنا، گڑگڑانا (V)

تَضَرُّعًا وَّ خِيۡفَةً - عاجزی سے اور اور ڈرتے ہوئے

خَافَ يَخَافُ ، خَوْفًا و مَخافةً و خِيفةً ڈرنا

وَّ دُوۡنَ الۡجَـهۡرِ - اور نمایاں کیے بغیر

جَهْرِ - بلند آواز سے کہنا

مِنَ الۡقَوۡلِ - بات (آواز) سے

بِالۡغُدُوِّ - صبح کے وقت

غُدُوّ - صبح (فجر سے طلوعِ آفتاب تک کا وقت)

وَالۡاٰصَالِ - اور شام کے وقت

آصَال "اصیل" کی جمع ہے شام (غروبِ آفتاب کے قریب شام کا وقت)

وَلَا تَكُنۡ - اور نہ ہوں آپ

مِّنَ الۡغٰفِلِيۡنَ - غافلوں میں سے

إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِۦ وَيُسَبِّحُونَهُۥ وَلَهُۥ يَسْجُدُونَ ۩ (۲۰۶)

إِنَّ الَّذِينَ - بیشک وہ لوگ جو

عِندَ رَبِّكَ - آپ کے رب کے پاس ہیں

لَا يَسْتَكْبِرُونَ - تکبر نہیں کرتے

اِسْتَكْبَرَ يَسْتَكْبِرُ ، اِسْتَكْبَارًا - تکبر کرنا (X)

عَنْ عِبَادَتِهِۦ - اس کی عبادت سے

وَيُسَبِّحُونَهُۥ - اور تسبیح کرتے ہیں اس کی

سَبَّحَ يُسَبِّحُ ، تَسْبِيْحًا - تسبیح کرنا (II)

وَلَهُۥ يَسْجُدُونَ - اور اس کے لیے ہی وہ سجدہ کرتے ہیں

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا
تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۲۰۵ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَ
لَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝۲۰۶

اے نبی، اپنے رب کو صبح و شام یاد کیا کرو دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ۔ تم ان لوگوں میں نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ جو فرشتے تمہارے رب کے حضور تقرب کا مقام رکھتے ہیں وہ کبھی اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں آ کر اس کی عبادت سے منہ نہیں موڑتے، اور اس کی تسبیح کرتے ہیں، اور اس کے آگے جھکتے رہتے ہیں

And remember [O Prophet] your Lord in your mind, with humility and fear, and without raising your voice; remember Him in the morning and evening, and do not become of those who are negligent.

[The angels] who are near to Your Lord, never turn away from His service out of arrogance; they rather glorify Him and prostrate themselves before Him.

محمد اقبال

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾

سورت کے اختتام پر ہدایات

- ان اختتامی آیات کے اندر جو نصیحتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے بگاڑ کا سبب صرف یہ ہے کہ انسان اس بات سے غافل ہو جاتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور میں اس کا بندہ ہوں اس غفلت سے وہ نتائج پیدا ہونا شروع ہوتے ہیں جس سے ظلم کا دروازہ کھلتا ہے اور حقوق و فرائض کی تباہی وجود میں آتی ہے اور انسان بڑھتے بڑھتے گمراہی کی تمام منزلوں سے گزر جاتا ہے
- انسان کی اصلاح کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ سے اس کی برگشتگی کو ختم کرکے اللہ سے اس کا تعلق جوڑ دیا جائے اور اس کا راستہ صرف یہ ہے کہ کہ انسان قرآن کریم سے اپنا تعلق پیدا کرے، اسے غور سے سنے سمجھے اور اس کے سامنے ہر طرح سے سپر انداز ہو جائے اور غفلت سے نکلنے کے لیے اللہ کی یاد کو اپنا وظیفہ بنا لے۔ دنیا کا ہر کام کرنے سے پہلے وہ اپنے ذہن میں اللہ کا استحضار پیدا کرے۔ ان دونوں باتوں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان واقعی انسان بن جائے گا اور اس کا سفر اس کی حقیقی منزل کی طرف شروع ہو جائے گا
- اس مضمون کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جو لوگ انسانی اصلاح کے کٹھن فریضہ کو انجام دینے کے لیے اٹھتے ہیں انھیں اپنے مخالفین کی جانب سے جن جن اذیتوں سے گزرنا پڑتا ہے ان پر قابو پانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اللہ کی پناہ میں آجائیں اور اللہ کی پناہ اس وقت تک میسر نہیں آتی جب تک پناہ طلب کرنے والا اس کی یاد کو دل میں بسا نہیں لیتا

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾

○ اللہ کی یاد سے مراد نماز بھی ہے اور دوسری ہر قسم کی یاد بھی (زبان سے اللہ کا ذکر، حمد و تسبیح اور دل کے اندر ہر وقت اللہ کا استحضار)۔ پس جو شخص راہ راست پر چلنا اور دنیا کو اس پر چلانا چاہتا ہو اس کو سخت اہتمام کرنا کہ اس ذکر سے خود اس کو بھول لاحق نہ ہو جائے (اسی لیے نماز، ذکرِ الٰہی اور دائمی توجہ الی اللہ کی بار بار تاکید کی گئی ہے)

○ اس ضمن میں یہ دعائے ماثور عاجزی اور عبدیت کا مظہر ہے اور بہت مفید ہے (اس کو الفاظ، معانی اور مفہوم کے ساتھ یاد کرکے اس کا باقاعدگی کے ساتھ اہتمام کرنا چاہیے) :

○ اَللّٰهُمَّ إِنِّی عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ أَمَتِکَ، نَاصِیَتِی بِیَدِکَ، مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُکَ، أَسْأَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ هُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِهِ نَفْسَکَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِی کِتَابِکَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِی عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیعَ قَلْبِی، وَنُورَ صَدْرِی، وَجِلَاءَ حُزْنِی، وَذَهَابَ هَمِّی، إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهُ وَحُزْنَهُ، وَأَبْدَلَهُ مَکَانَهُ فَرَجًا- (مسند أحمد: ۳۷۱۲)

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں ! تیرے ایک ناچیز غلام اور ادنٰی کنیز کا بیٹا ہوں ! اور مجھ پر تیرا ہی کامل اختیار ہے، میری پیشانی تیرے ہی ہاتھ ہے، نافذ ہے میرے بارے میں تیرا ہر حکم، اور عدل ہے میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ، میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں تیرے ہر اس اسم کے واسطے سے جس سے تو نے اپنی ذات مقدس کو موسوم فرمایا یا اپنی کسی کتاب میں نازل فرمایا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو تلقین فرمایا یا اسے اپنے مخصوص خزانہ غیب ہی میں محفوظ رکھا کہ تو بنادے قرآن مجید کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور اور میرے رنج و حزن کی جِلا اور میرے تفکرات اور غموں کے ازالے کا سبب ! ایسا ہی ہو اے تمام جہانوں کے پروردگار !

آخری رکوع (آیات ۱۹۹تا ۲۰۵) میں رسول اکرم ﷺ اور مسلمانوں کو ہدایات

1. دعوت و تبلیغ کا کام جاری رکھنے کی ہدایت
2. انکار کرنے والوں کے ساتھ نرمی اختیار کرنے کی ہدایت (خُذِ الْعَفْوَ)
3. امر بالمعروف کا فریضہ سرانجام دینے کا حکم (وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ)
4. جاہلوں سے نہ الجھنے کی تلقین (وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ)
5. شیطان کی اکساہٹوں پر اللہ کی پناہ حاصل کرنے کی تلقین (وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ)
6. قرآن کی تلاوت کو خاموشی اور پوری توجہ سے سننے کا حکم (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا)
7. صبح و شام (غفلت کی زندگی سے اجتناب کرتے ہوئے) دل اور زبان سے اللہ کا ذکر کرنے کی ہدایت (وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ)
8. اللہ کی یاد سے غفلت اختیار کرنے والوں میں شامل نہ ہونا (وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ)

اضافی مواد

Reference Material

نماز باجماعت میں امام کے پیچھے قرآن پڑھنا

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر بھی رحمت ہو جائے

- جو علماء و فقہاء نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کے قائل ہیں وہ اسی آیت کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں اس آیت کی رو سے تلاوت قرآن کو پوری طرح ارتکاز توجہ کے ساتھ سننا فرض ہے اور ساتھ ہی خاموش رہنے کا حکم بھی ہے۔ جبکہ نماز کے دوران خود تلاوت کرنے کی صورت میں سننے کی طرف توجہ نہیں رہے گی اور خاموش رہنے کے حکم پر بھی عمل نہیں ہوگا۔
- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ یہ آیت نماز اور خطبہ کے بارے میں نازل ہوئی (تفسیر ابن کثیر ج1، ص281)
- عن أبو موسى الأشعري قَال، قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا قَرَأَ { غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ } ، فَقُولُوا : آمِينَ..... وَعَنْ قَتَادَة وإذا قرأ فأنصتوا – (مسلم، السنن الكبرى للبيهقي) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے لگو تو صفوں کو سیدھا کرلیا کرو، پھر تم میں سے کوئی ایک امامت کرائے، جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولاالضالین کہہ لے تو تم آمین کہو۔ جب وہ قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ (امام مسلمؒ نے نہ صرف اس حدیث کی تخریج کی بلکہ بالتصریح یہ بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے)

نماز باجماعت میں امام کے پیچھے قرآن پڑھنا

- عن أبي هريرة أن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال:إنَّما جعلَ الإمامُ ليؤتَمَّ بِهِ ؛ فإذا كبَّرَ فَكَبِّروا ، وإذا قرأَ فأنْصِتوا ، وإذا قالَ سمِعَ اللَّهُ لمن حمِدَهُ فقولوا : اللَّهمَّ ربَّنا لَكَ الحمدُ (صحيح النسائي وسنن ابن ماجه، و صحيح الألباني) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، چناچہ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب وہ تلاوت کرے تو خاموشی سے سنو، جب "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ" کہتے تو کہو: "رَبَّنَا وَلَکَ الۡحَمۡدُ" کہو
- اس مفہوم اور متن کی متعدد احادیث مبارکہ مختلف کتبِ احادیث میں مروی ہیں
- عَنْ مَالِك عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ (موطأ الإمام مالك | كتاب الصلاة باب ترك القراءة خلف الإمام فيما جهر فيه -حديث رقم: 228) إسناده صحيح
- جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا جاتا کہ امام کے پیچھے مقتدی بھی پڑھے ؟ تو آپ رضی اللہ عنہ جواب دیتے کہ مقتدی کے لئے امام کی قراءت کافی ہے ۔البتہ جب وہ اکیلا نماز پڑھے تو قراءت کرے۔ خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے تھے
- "أَدْرَكْتُ سَبْعِينَ بَدْرِيًّا كُلُّهُم يَمْنَعُونَ الْمُقْتَدِي عَنِ القِرَاَءةِ خَلَفَ الإَمَامِ" (تفسير روح المعانى : ١٥٢ / ٩) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ستر بدری صحابہ کرام کو پایا ہے اور یہ سب کے سب مقتدی کو امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے

نماز باجماعت میں امام کے پیچھے قرآن پڑھنا

- جو علماء و فقہاء (بالخصوص امام شافعی رحمہ اللہ) نماز میں امام کے پیچھے قرآت کرنے کے قائل ہیں انہوں نے اس حدیث مبارکہ سے استنباط کیا کہ جس میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا " جس شخص نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں" لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)
- امام کے پیچھے قرآت کرنے کے حوالے سے فقہائے کرام کی رائے اور عمل اس طرح ہے :

← امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کا مسلک یہ ہے کہ قرأت خواہ جہری ہو یا سِرّی، مقتدیوں کو خاموش ہی رہنا چاہیے۔

← امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ کہ قرأت خواہ جہری ہو یا سِرّی، مقتدیوں کو ہر صورت امام کے پیچھے فاتحہ کی تلاوت کرنی چاہیے

← امام مالک، امام محمد، اور امام احمد کی رائے یہ ہے کہ صرف جہری قرأت کی صورت میں مقتدیوں کو خاموش رہنا چاہیے اور سری نماز (رکعتوں) میں مقتدیوں کو تلاوت کرنی چاہیے

امام ترمذی کے مطابق، امام احمد بن حنبل نے اس حدیث (لا صلوٰۃ لمن لم یقراء بفاتحۃ الکتاب ۔جس شخص نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں) سے استدلال کیا ہے کہ یہ حدیث تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ہے

فقہی اختلافات میں کیا کیا جائے

- جس طرح انسانی شکل و صورت، قد و قامت، زبان و بیان اور رنگ و نسل کے اختلافات ہیں اسی طرح عقل و فکر اور طبیعت و میلان کا اختلاف بھی ایک حقیقت ہے، جس کی وجہ سے فقہی اور علمی احکام و مسائل میں اختلاف ایک فطری امر ہے، جسے نہ ختم کیا جاسکتا ہے اور نہ اس سے بچ کر رہا جاسکتا ہے
- ائمہ و فقہائے کرام کے درمیان جو فقہی اختلافات ہیں وہ قرآن و حدیث کی نصوص (متن، عبارت، قطعی دلائل و براہین) کی تعبیر، تاویل (Interpretations) اور ترجیحات (Preferences) کے اختلافات ہیں
- بعض لوگوں نے اپنی کم علمی کی وجہ سے یا دوسرے مقاصد کے لیے ان اختلافات کو حق و باطل کی جنگ قرار دے رکھا ہے اور اس کو بنیاد بنا کر دوسروں کی تکفیر کرتے ہیں اور اپنی پوری توانائی، استعداد و صلاحیت اپنے مسلک کو صحیح ثابت کرنے اور دوسروں کو غلط ثابت کرنے میں لگا دیتے ہیں اور اسی کی بنیاد پر انہوں نے ملت کے اندر گروہ بندیاں قائم کر رکھی ہیں
- ائمہ و فقہائے کرام کی ہر رائے کی بنیاد کسی نہ کسی قرآنی آیت یا حدیث پر ہے، وہ مسائل جن کا تذکرہ قرآن و احادیث میں موجود نہیں ہے ان مسائل کے استخراج (Deduction) و استدلال (Argumentation) میں کسی امام نے ایک آیت یا حدیث کو ترجیح دی ہے تو دوسرے نے کسی اور آیت یا حدیث کو۔ سب کا مقصد سنت اور شارع کی منشاء تک پہنچنا ہے جس میں بلاشبہ ائمہ مجتہدین کی نیک نیتی کا بڑا دخل ہے۔

فقہی اختلافات میں کیا کیا جائے

- ان اختلافات کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کی مختلف شکلیں ہیں جن میں امت کے لئے آسانی کا پہلو ہے کہ وقت اور حالات کے اعتبار سے جس پر چاہے عمل کر لیں لیکن بد قسمتی سے کچھ لوگ محض ایک شکل پر اصرار اور شدت اختیار کر لیتے ہیں جو ان کے مسلک کے مطابق ہو اور دوسری شکل کو اپنی کم فہمی کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی سنت ماننے سے انکار کر دیتے ہیں
- ان اختلافات کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ لوگ محض اپنے مسلک کو ہی حق سمجھتے ہیں ور دوسرے مسالک کو بے بنیاد خیال کرتے ہیں، دوسرے ائمہ کرام و فقہا کے دلائل کو جاننا اور سمجھنا پسند نہیں کرتے حتیٰ کہ اپنے مسلک و عمل کے دلائل سے بھی آگاہ نہیں ہوتے

← ان معاملات میں سینوں کو کشادہ رکھیں اور دوسرے آئمہ و مسالک کے اقوال اور آراء کو غلط نہ کہیں

← یہ اختلافات علمی ہیں اور ان کی پیچھے احادیث کے دلائل ہیں

← یہ اختلافات فروعی اور جزوی ہیں - دین کی اصل روح سے ان کا کوئی براہِ راست تعلق نہیں

← فقہاء کرام کی آراء اجتہادی آراء ہیں جو افضل و مفضول اور راجح و مرجوح کے اصول پر ہیں

← ان آراء میں اجتہادی خطا کا امکان عین ممکن ہے - اہل سنت کے عقیدے کے مطابق ایسی خطا پر بھی اجر و ثواب عطا ہو گا

فقہی و علمی اختلافات

- علماء و فقہاء میں فقہی اور علمی اختلافات، ان کی تطبیق اور ان اختلافات کے آداب پر بہت سی کتب موجود ہیں جو ان اختلافات کو سمجھنے، ان کو قبول کرنے اور اپنے اختلافات کو اعلیٰ اخلاقی آداب کے ساتھ بیان کرنے کا سلیقہ و ادب بیان کرتی ہیں
- ← اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ — شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (ترجمہ مولانا صدر الدین اصلاحی)[اصل کتاب الانصاف في بيان أسباب الاختلاف ہے]
- ← اختلاف ائمہ اور حدیث نبویؐ - شیخ محمد عوامہ (ترجمہ مولانا علاء الدین جمال)
- ← اسبابُ اختلاف الفقہاء -ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی (ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری)
- ← فقہی اختلافات: حقیقت، اسباب اور آداب و ضوابط -افظ حبیب الرحمٰن
- ← سنتوں کا تنوع - پروفیسر یٰسین مظہر صدیقی
- ← اختلاف الائمہ -اختلاف الائمہ
- ← قواعد اصولیہ میں فقہاء کا اختلاف اور فقہی مسائل پر اس کا اثر -ڈاکٹر مصطفیٰ سعید الخن (ترجمہ حافظ حبیب الرحمٰن)
- ← اسلام میں اختلاف کے اصول و آداب - ڈاکٹر طٰہٰ جابر فیاض العلوانی
- ← اہل علم کا سلیقہ اختلاف —ڈاکٹر عبدالحی ابڑو